حاجی نے قربانی اور حلق سے پہلے ہی طوافِ زیارت کرلیا تو کیا حکم ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کسی حاجی نے 10 ذوالحجہ کو منیٰ میں رمی کرنے کے بعد حالتِ احرام میں ہی یعنی قربانی یا حلق سے پہلے طوافِ زیارت کرلیا، تو کیا اُس پر دم لازم ہوگا؟

سائل : عبداللہ منہاس (جھنگ)

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

احکامِ شریعت کے مطابق ترتیب صرف افعالِ ثلاثہ (رَمی، قربانی اور حلق یا تقصیر) میں واجب ہے، یعنی حج قران اور حج تمتع کرنے والے کے لئے رَمی، قربانی اور حلق یا تقصیر میں ترتیب قائم رکھنا واجب ہے اور حج افراد والے پر چونکہ قربانی واجب نہیں، اس لئے اُس پر فقط رَمی اور حلق یا تقصیر میں ترتیب واجب ہے۔ اگر کسی حاجی نے مذکورہ افعال میں ترتیب کی خلاف ورزی کی، تو ترکِ واجب کی وجہ سے اس پر دَم لازم ہوگا، جبکہ طوافِ زیارت اور افعالِ ثلاثہ (رَمی، قربانی اور حلق یا تقصیر) میں ترتیب واجب نہیں، بلکہ سنت ہے، لہٰذا پوچھی گئی صورت میں اگر کسی حاجی نے قربانی یا حلق سے پہلے ہی طوافِ زیارت کرلیا، تو اس کا طواف ہوجائے گا اور اُس پر دَم وغیرہ کچھ لازم نہیں ہوگا، لیکن بلاعذرِ شرعی ایسا کرنا مکروہ تنزیہی یعنی ناپسندیدہ عمل ہے۔

ترتیب صرف افعالِ ثلاثہ (رَمی، قربانی اور حلق یا تقصیر) میں واجب ہے، نہ کہ طوافِ زیارت اور افعالِ ثلاثہ میں واجب ہے، جیساکہ علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1252ھ/1836ء) لکھتے ہیں: ”أن الطواف لا يجب ترتيبه على شيء من الثلاثة وإنما يجب ترتيب الثلاثة الرمي ثم الذبح ثم الحلق، لكن المفرد لا ذبح عليه فيجب عليه الترتيب بين الرمي والحلق فقط“ ترجمہ: طوافِ زیارت کی ترتیب افعالِ ثلاثہ (رَمی، قربانی اور حلق) میں سے کسی پر واجب نہیں، بلکہ ان افعالِ ثلاثہ میں ترتیب واجب ہے، یعنی پہلے رمی، پھر قربانی اور اس کے

بعد حلق (یا تقصیر) کرے، لیکن حج افراد والے پر قربانی واجب نہیں، اس لئے اُس پر فقط رَمی اور حلق (یا تقصیر) میں ترتیب واجب ہے۔ (حاشیۃ ابن عابدین، کتاب الحج، جلد3، صفحہ 669، مطبوعہ کوئٹہ)

منحۃ الخالق میں ہے: "أن أول وقت صحة الطواف إذا طلع الفجر يوم النحر، ولو قبل الرمي والحلق۔۔۔ وظاهره انه لا يجب الترتيب بينه وبين الرمي والذبح والحلق" ترجمہ: طوافِ زیارت کے صحیح ہونے کا اول وقت یہ ہے کہ جب یومِ نحر (دسویں ذوالحجہ) کی فجر طلوع ہو جائے، اگرچہ یہ طواف رَمی اور حلق سے پہلے ہو۔۔۔ اس سے ظاہر ہوا کہ طوافِ زیارت اور رَمی، قربانی اور حلق میں ترتیب واجب نہیں ہے۔ (منحۃ الخالق علی بحر الرائق، کتاب الحج، جلد3، صفحہ 26، مطبوعہ دار الکتاب الاسلامی)

طوافِ زیارت اور افعالِ ثلاثہ میں ترتیب سنت ہے، چنانچہ علامہ علی قاری حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1014ھ/1605ء) لکھتے ہیں: "(أما الترتيب بينه) اى بين طواف الزيارة (وبين الرمى والحلق) اى كونه بعدهما (فسنّة وليس بواجب)" ترجمہ: بہر حال طوافِ زیارت اور رَمی و حلق میں ترتیب سنت ہے، یعنی رَمی اور حلق کے بعد طوافِ زیارت کرنا سنت ہے، واجب نہیں۔ (المسلک المتقسط شرح المنسک المتوسط، باب طواف الزیارۃ، صفحہ 329، مطبوعہ مکۃ المکرمۃ)

مذکورہ بالا احکام سے معلوم ہوا کہ اگر کسی شخص نے رمی، قربانی یا حلق سے پہلے طوافِ زیارت کر لیا، تو اُس پر دَم وغیرہ لازم نہیں ہوگا، چنانچہ درمختار مع ردالمحتار میں ہے: "(لا شيء على من طاف) أي مفردا أو غيره شرح اللباب (قوله قبل الرمي والحلق) أي وكذا قبل الذبح بالأولى لأن الرمي مقدم على الذبح" یعنی اگر کسی شخص نے رمی و حلق سے پہلے طوافِ زیارت کر لیا، تو اُس پر کچھ لازم نہیں ہوگا، خواہ وہ طوافِ زیارت کرنے والا مُفرد ہو یا کوئی اور (متمتع یا قارن)، اسی طرح قربانی سے پہلے طوافِ زیارت کرنے والے پر بدرجہ اولیٰ کچھ لازم نہیں ہوگا، کیونکہ رَمی، قربانی سے پہلے ہے۔ (الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الحج، جلد3، صفحہ 669، مطبوعہ کوئٹہ)

مفتی محمد احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1391ھ/1971ء) لکھتے ہیں: "خیال رہے کہ امام اعظم کے ہاں رَمی، ذبح، سر منڈانا ان میں ترتیب قارن اور متمتع پر واجب ہے، صاحبین کے ہاں سنت، یوں ہی قربانی حج کا صرف قربانی کے دنوں میں ہونا امام اعظم کے ہاں واجب ہے، مگر حرم میں ذبح ہونا بالاتفاق واجب کہ حرم کے علاوہ اور جگہ حج کی قربانی ادا نہیں ہو سکتی، مگر حلق و طواف یا رَمی و طواف میں ترتیب واجب نہیں، یہ فرق بہت خیال میں

رہے، لہٰذا اگر کوئی طواف پہلے کرے، پھر رَمی، تو اس پر دم واجب نہ ہوگا۔ "(مراٰۃ المناجیح، جلد4، صفحہ169، مطبوعہ نعیمی کتب خانہ، گجرات)

بلا عذرِ شرعی افعالِ ثلاثہ سے قبل طواف زیارت کرنا مکروہ تنزیہی ہے، چنانچہ علامہ علاؤالدین حَصْکَفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ (سالِ وفات: 1088ھ/1677ء) لکھتے ہیں: "لو طاف قبل الرمي والحلق لا شيء عليه ويكره" ترجمہ: اگر کسی شخص نے رَمی و حلق سے پہلے طوافِ زیارت کرلیا، تو اُس پر کچھ لازم نہیں ہوگا، لیکن ایسا کرنا مکروہ ہے۔

مذکورہ بالا عبارت کے الفاظ "ویکرہ" کے تحت علامہ طَحطاوی حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ (سالِ وفات: 1231ھ/1815ء) لکھتے ہیں: "أي تنزيهًا لأنها في مقابلة السنّة" یعنی مکروہِ تنزیہی ہے، کیونکہ کراہت سنّت کے مقابلہ میں ہے۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار، جلد3، صفحہ501، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FSD-9368

تاریخ اجراء: 19ذوالحجۃ الحرام1446ھ/16جون2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com daruliftaahlesunnat DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat feedback@daruliftaahlesunnat.net